سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۰ راگست بوقت سوا آٹھ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ ٹانگ پر پھوڑے کی تکلیف میں بھی کمی ہے۔ اس وقت بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے طبیعت بہتر ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت موجودہ تحریک دعا کے مبارک ایام میں خصوصیت کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو کامل شفا عطا فرمائے آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ کو پانے کا گُر یہ ہے کہ انسان قبل از وقت چوکنّا اور بیدار ہو جائے

عذاب الٰہی کو دیکھ کر توبہ و استغفار شروع کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا

"جب اللہ تعالےٰ نے مہلت دی ہے اُس وقت اُسے راضی کرنا چاہیئے۔ لیکن جب اپنی سیہ کاریوں اور گناہوں سے اسے ناراض کر لیا اور اس کا غضب اور غصہ بھڑک اٹھا۔ اس وقت عذاب الٰہی کو دیکھ کر توبہ استغفار شروع کی تو اس سے کیا فائدہ ہوگا جب کہ سزا کا فتوےٰ لگ چکا ... حدیث میں آیا ہے کہ خدا کہے گا کہ میں بھوکا تھا مجھے کھانا نہ دیا۔ مَیں ننگا تھا مجھے کپڑا نہ دیا۔ مَیں پیاسا تھا مگر مجھے پانی نہ دیا۔ وہ کہیں گے کہ یا رب العالمین کب؟ وہ فرمائے گا فلاں جو میرا حاجتمند بندہ تھا اس کو دینا ایسا ہی تھا جیسا مجھ کو۔ اور ایسا ہی ایک شخص کو کہے گا کہ تو نے روٹی دی کپڑا دیا۔ وہ کہے گا کہ تُو تو رب العالمین ہے تو کب گیا تھا کہ مَیں نے دیا۔ تو پھر اللہ تعالےٰ فرمائے گا کہ فلاں بندہ کو دیا تھا۔

غرض نیکی وہی ہے جو قبل از وقت ہو۔ اگر بعد میں کچھ کرے تو کچھ فائدہ نہیں۔ خدا اُس نیکی قبول نہیں کرتا جو صرف فطرت کے جوش سے ہو۔ کشتی ڈوبتی ہے تو سب روتے ہیں۔ مگر وہ رونا اور چلانا چونکہ تقاضۂ فطرت کا نتیجہ ہے اسلئے اس وقت سود مند نہیں ہو سکتا اور وہ اس وقت مفید ہے جو اس سے پہلے ہوتا ہے جبکہ امن کی حالت ہو۔"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ راگست۔ کل یہاں نماز جمعہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے نہایت دلنشین پیرایہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کی لطیف تشریح فرمائی جس میں حضور نے فرمایا ہے کہ جو شخص چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کی عزت و تکریم نہیں کرتا۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

چندہ وقف جدید

ضلع سیالکوٹ کی ۴۴ جماعتوں کی طرف سے وعدوں کا اب تک انتظار ہے۔ ان جماعتوں کو مزید ایک ماہ کی مہلت دی جاتی ہے۔ اب بار بار یاددہانی کا وقت نہیں رہا۔ امراء کرام و دیگر عہدہ داران کی خدمت میں التماس ہے کہ وعدہ جات کے ساتھ ہی وصولی کر کے مرکز میں بھجوا دیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۸ راگست (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تا حال بہت ناساز ہے آپ کو شدید کمزوری ہے اور بہت بے چینی اور گھبراہٹ کی شکایت ہے۔

احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت میاں صاحب کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

ضروری علاج

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

جیسا کہ الفضل کے اعلانات سے احباب جماعت کو علم ہوگا کہ فضل عمر ہسپتال کی عمارت کا کچھ ضروری حصہ زیر تعمیر ہے۔ نیز کچھ سٹاف کوارٹرز ضروری تعمیر کروانے ہیں اور ہسپتال کے لئے پانی کا انتظام بھی فوری کرنا ہے۔ ان سب کاموں کے لئے ۴۰-۵۰ ہزار روپے کی جلدی ہی ضرورت ہے۔ لہذا خاکسار جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اپیل کرتا ہے کہ وہ اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور تعمیر کے لئے عطایا کی رقوم بھجوا دیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار یہ بھی تجویز کرتا ہے کہ اگر جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ اور مربی صاحبان اس طرف توجہ دیں اور احباب کو تحریک کریں تو انشاء اللہ بہتر نتائج نکلیں گے۔ جو دوست زیادہ حصہ نہ لے سکتے ہوں وہ اگر حسب توفیق چند آنے دیکر ہی شامل ہو جائیں تو یہ ان کے لئے باعث ثواب و برکت ہوگا

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد

درخواست دعا۔ ڈاکٹر حاجی جنود اللہ صاحب ڈنٹل سرجن سرگودہا ایک ہفتہ سے شدید بیمار ہیں۔ آپ پر دوسری دفعہ دل کا دورہ ہوا ہے جس کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے کامل شفا دے۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ اگست ۶۳ء

اختلاف کی صورت میں کس کی رائے قرآن و سنّت کے مطابق ہوگی

مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

"تیسری بات یہ کہی جاتی ہے کہ:۔ "اگر ایک مسلمان یہ کہہ سکتا ہے کہ میں ایک سے زیادہ بیویاں نہیں کروں گا کیونکہ میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو آٹھ کروڑ مسلمانوں کی اکثریت بھی ساری قوم کے لئے یہ قانون بنا سکتی ہے کہ قوم کی معاشی، تمدنی اور سیاسی حالت اس کی اجازت نہیں دیتی کہ اس کا کوئی فرد ایک سے زیادہ بیویاں کرے۔"

اس عجیب طرزِ استدلال کے متعلق ہم عرض کریں گے کہ ایک مسلمان جب یہ کہتا ہے کہ وہ ایک سے زیادہ بیویاں نہ کرے گا تو وہ اس آزادی کو استعمال کرتا ہے جو اس کی خانگی زندگی کے بارے میں خدا نے اسے دی ہے۔ وہ اس آزادی کو شادی نہ کرنے کے بارے میں بھی استعمال کر سکتا ہے۔ ایک بیوی پر اکتفا کرنے میں بھی استعمال کر سکتا ہے، بیوی مر جائے تو دوسری شادی کرنے یا نہ کرنے میں بھی استعمال کر سکتا ہے اور کسی وقت اس کی رائے بدل جائے تو ایک سے زائد بیویاں کرنے کا فیصلہ بھی کر سکتا ہے۔ لیکن جب قوم تمام افراد کے بارے میں کوئی مستقل قانون بنا دے گی تو فرد سے اس کی وہ آزادی سلب کر لے گی جو خدا نے اسے دی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اسی قیاس پر کیا قوم کسی وقت یہ فیصلہ کرنے کی بھی مجاز ہے کہ اس کے آدھے افراد شادی کریں اور آدھے نہ کریں؟ یا جس کی بیوی یا شوہر مر جائے وہ نکاح ثانی نہ کرے؟ ہر آزادی جو افراد کو دی گئی ہے اسے بنائے استدلال بنا کر قوم کو یہ آزادی دینا کہ وہ افراد سے ان کی آزادی سلب کر لے ایک منطقی مغالطہ تو ہو سکتا ہے مگر ہمیں یہ نہیں معلوم کہ قانون میں یہ طرزِ استدلال کب سے مقبول ہوا ہے۔

تاہم تھوڑی دیر کے لئے ہم یہ مانے لیتے ہیں کہ آٹھ کروڑ مسلمانوں کی اکثریت مثلاً ان میں سے چار کروڑ ایک ہزار مل کر ایسا کوئی فیصلہ کرنے کے مجاز ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر آٹھ کروڑ مسلمانوں میں سے صرف چند ہزار مل کر اپنی ذاتی رائے سے اس طرح کا کوئی قانون تجویز کریں اور اکثریت کی رائے کے خلاف اسے زبردستی ملک پر مسلّط کر دیں تو ان کے اپنے بیان کردہ اصول کی رُو سے اس کا کیا جواز ہوگا؟ آٹھ کروڑ مسلمانوں کی آبادی میں سے ایک لاکھ بلکہ پچاس ہزار کا بھی نقطۂ نظر یہ نہیں ہے کہ قوم کی معاشی، تمدنی اور سیاسی حالت اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ ایک مسلمان کے لئے ایک سے زائد بیویاں رکھنا تو قانوناً ممنوع ہو البتہ اس کا "گرل فرینڈز" سے آزادانہ تعلق، یا طوائفوں سے ربط ضبط یا مستقل داشتہ رکھنا از روئے قانون جائز رہے۔ خود وہ عورتیں بھی جن کے لئے سوکن کا تصور ہی تکلیف دہ ہے کم ہی ایسی ہوں گی جن کے نزدیک ایک عورت سے ان کے شوہر کا نکاح ہو جائے تو ان کی زندگی ستی سے بدتر ہو جائے گی لیکن اسی عورت سے ان کے شوہر کا ناجائز تعلق رہے تو ان کی زندگی جنت کا نمونہ بنی رہے گی۔"

(ترجمان القرآن جولائی ۶۳ء)

مولانا داؤد صاحب غزنوی فرماتے ہیں:۔

"اسی طرح ایک سے زائد بیویوں کی چار تک اجازت قرآن کریم میں موجود ہے لیکن اس اجازت کو ایک کڑی شرط کے ساتھ مشروط کر دیا۔ اب اگر اس شرط کی پروا نہیں کی جاتی اور اجازت سے ناجائز فائدہ اٹھایا جا رہا ہے تو یقیناً حکومت کو حق حاصل ہے کہ اس اجازت کے لئے ایسی پابندیاں عائد کرے جس سے قرآنی شرط کا منشاء پورا ہو سکے۔ لیکن ان پابندیوں کے عائد کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ ایک بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری بیوی کرنا بالکل ممنوع قرار پائے بلکہ دوسری شادی کے لئے خاص حالات میں راستہ کھلا رہنا چاہیئے۔ مثلاً:۔

۱۔ موجودہ عورت بانجھ ثابت ہوئی ہے اور اولاد کی توقع باوجود علاج معالجہ کے باقی نہیں رہی۔

۲۔ عورت کو ایسی بیماری لاحق ہو گئی ہے کہ وہ گھر کے کام کاج کے قابل نہیں رہی۔

۳۔ عورت ایسی بیماری میں مبتلا ہو گئی ہے کہ ازدواجی تعلقات کے قابل نہیں رہی۔

۴۔ عورت کی بدمزاجی یا کوئی اور ایسی صورت پیدا ہو جائے جس سے تنفر پیدا ہو جائے۔

۵۔ عورت کی جسمانی کمزوری اور مرد کی جسمانی قوت ایسی۔۔۔ صورت پیدا کر دے کہ زن و شوئی کے تعلقات صحیح طور پر قائم نہ رہ سکیں۔

ایسی تمام صورتوں میں مرد کو دوسری شادی کی اجازت ہونی چاہیئے۔ لیکن نکاح و طلاق سے متعلقہ مسائل اور تنازعات کے لئے عائلی عدالت ہونی چاہیئے۔ یونین کونسلیں اور ان کی قائم کی ہوئی ثالثی کونسلیں قطعی اس قابل نہیں کہ ان سے کوئی خیر امید قائم کی جا سکے۔ اس لئے عائلی عدالت کی طرف ایسے معاملات میں مرد و عورت کو رجوع کرنا چاہیئے اور حکومت کو چاہیئے کہ عائلی عدالت قائم کرے اور ان سے انصاف حاصل کرنے کے لئے آسانیاں مہیا کرے۔"

(الاعتصام ۹ اگست ۶۳ء صفحہ ۳)

بڑے اہل علم حضرات کہلانے والوں میں ایک شرعی مسئلہ میں اختلاف رائے کی یہ ایک موٹی مثال ہے۔ فرض کیجئے کہ یہ سوال اسلامی قانون ساز اسمبلی میں پیش ہوتا ہے اور ایوان ان دونوں اسلامی لیڈروں کے اختلاف رائے پر بٹ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں فیصلہ کس طرح کیا جائے گا؟ قرآن کریم میں متنازعہ امور کے متعلق یہ ہدایت ہے کہ

فردّوہ الی اللّٰہ ورسولہ (نساء)

مگر یہاں دونوں فریق اپنی اپنی رائے کو قرآن و سنت کے مطابق سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مودودی صاحب نے بھی اپنی رائے کی تائید میں قرآن کریم ہی کو پیش کیا ہے اور مولانا غزنوی نے بھی قرآن کریم ہی کی کڑی شرط کی بنیاد پر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔

اس وقت ہم یہ فیصلہ کرنے کے لئے نہیں لکھ رہے کہ دونوں میں سے کس کی رائے قرآن و سنت کے نزدیک صحیح ہے بلکہ صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ہمارے بڑے بڑے اہل علم حضرات بھی اکثر قرآن کریم کی توجیہ میں تضاد کی حد تک اختلاف رکھتے ہیں۔ فرض کیجئے یہ مسئلہ مشاورتی کونسل کے سامنے پیش ہوتا ہے وہ اس میں جو فیصلہ کر سکتی ہے اس کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ مودودی صاحب کی رائے درست ہے۔

۲۔ مولانا داؤد صاحب غزنوی کی رائے درست ہے۔

فرض کیجئے کہ مشاورتی کونسل مودودی صاحب کی رائے سے اتفاق کرتی ہے سوال یہ ہے کیا مولانا داؤد غزنوی مشاورتی کونسل کی اس رائے کو قبول کر لیں گے؟ اسی طرح مودودی صاحب سے اختلاف کی صورت میں کیا اختلاف رکھتے ہوئے مشاورتی کونسل کے فیصلہ کو وہ قبول کر لیں گے؟ کیا ہر دو صورتوں میں دونوں فریقوں میں سے ایک از روئے اسلام بغیر منافقت کے دوسرے کی رائے کو قبول کر سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں کیا مودودی صاحب یا مولانا داؤد صاحب غزنوی اپنے ضمیر کی آواز کو دبا دیں گے۔ یعنی ان میں سے ہر ایک کی رائے میں اصل اسلامی اصول جو خدا اور رسول کے نزدیک صحیح ہے وہ تو ایک ہی ہو سکتا ہے جو اس کا اپنا خیال ہے دوسرا اس کے نزدیک یقیناً گمراہ ہے اور اسلام پر نہیں ہے۔ کیا اس کے باوجود حکومت ان میں سے کسی ایک کو غیر مسلم قرار دے تو کوئی حرج نہیں؟ اور کیا مودودی صاحب پسند کریں گے کہ اگر مشاورتی کونسل ان کے خلاف فیصلہ دے تو ان کو اختلاف رائے کی بنیاد پر غیر مسلم قرار دیا جائے۔

الغرض آپ چھوٹے سے چھوٹے فروعی اختلاف کو بھی لیں تو آخر میں اس کا نتیجہ یہی نکل سکتا ہے کہ ان میں سے ایک فریق کی رائے تو قرآن و سنت کے مطابق ہوگی اور دوسرے کی اس سے متضاد ہوگی۔ کیونکہ قرآن و سنت کی رائے تو ایک ہی ہو سکتی ہے اس طرح جو لوگ بعض اختلافات کو فروعی کہہ کر ٹال دینا چاہتے ہیں اور اختلاف رکھنے والے دونو فریقوں کو اپنے زعم میں مسلمان سمجھتے ہیں ان کو سمجھنا چاہیئے کہ حکومتی سطح پر کوئی ایسا فیصلہ کرنا کہ فلاں کے بہ عقائد جمہور مسلمانوں کے عقائد کے خلاف ہیں اس لئے اس کو غیر مسلم قرار دینا چاہیئے خواہ وہ اپنے آپ کو لاکھ مسلمان کہتا ہو کتنے خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے کیونکہ ہر اختلاف پر یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ قرآن و سنت کا فیصلہ کیا ہے اور جو بھی فیصلہ ہو متنازعہ فریقوں میں سے ایک ضرور قرآن و سنت کا مخالف ہوگا۔ کیونکہ تو جمہور کی رائے بھی قرآن و سنت کے خلاف ہو سکتی ہے۔

ہم نے یہ تفصیل محض اس لئے دی ہے کہ جو لوگ مسلمانوں میں مختلف درجے مقرر کرنا

(باقی صفحہ پر)

برصغیر ہند و پاک میں مسیحیت کا نفوذ اور اس کا دفاع

مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن۔ بمبئی

شہر نائس کی مجلس

چوتھی صدی عیسوی کے آغاز میں جب قسطنطین اعظم نے مسیحیت قبول کی۔ اس وقت تک حواریوں اور غیر حواریوں کے بہت سے نوشتے مختلف کلیساؤں کے پاس جمع ہو گئے تھے۔ انہوں نے مسیحی علماء کو دعوت دی کہ وہ ان نوشتوں میں سے ساری کلیساؤں کے لئے چند کا انتخاب کریں۔ اس دعوت کی وجہ یہ تھی کہ جب سے مسیحیت کا دروازہ مختونوں اور غیر مختونوں یعنی یہودیوں اور غیر یہودیوں کے لئے کھل گیا۔ مسیحیوں میں نئے نئے حلقہ ہائے فکر بنتے گئے۔ ہر سماج کی تہذیب مسیحیت میں آ گئی۔ اور یہ آہستہ آہستہ ایک مبہم سی تحریک بن کے رہ گئی قسطنطین اعظم نے یہ صورت حال دیکھ کر مسیحی علماء کی ایک مجلس طلب کی۔ تا وہ کلیساؤں کے لئے کوئی واضح راہ عمل متعین کرے۔ یہ مجلس ۳۲۵ء میں شہر نائس میں منعقد ہوئی۔ اور اس میں کلیساؤں کے لئے ان اناجیل اربعہ کا انتخاب ہوا۔ یہ انتخاب صحیح ہو یا غلط۔ اس کا یہ فائدہ ضرور محسوس کیا گیا کہ کلیساؤں کے مسلک میں یک جہتی پیدا ہو گئی۔

اس انتخاب میں کیسی طرف داری سے کام لیا گیا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اس میں وہی انجیلیں شامل کی گئیں۔ جن میں خدا اور مسیح کے لئے ایک ہی قسم کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اور واقعہ صلیب کا بھی ایک ہی طرز پر ذکر کیا گیا ہے۔ نئے عہد نامہ کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مصنفوں میں سے کسی کو مسیحیت کی حقیقی تاریخ کا علم نہیں تھا۔ وہ جناب مسیح اور واقعہ صلیب کے متعلق بس اتنا ہی علم رکھتے تھے۔ جتنا عام مسیحی جناب مسیح کس حکمت کے ماتحت صلیب سے اتارے گئے؟ قبر میں کن لوگوں نے ان کی حفاظت کی؟ اور پھر وہ کس ملک کی طرف ہجرت کر گئے۔ ان کو ان حالات کا علم نہیں تھا۔ جناب مسیح کے برگزیدہ حواریوں نے یہ باتیں صیغہ راز میں رکھی تھیں۔ کاہنوں کی عداوت اور حکومت کا قانون اس کی اجازت نہیں دیتا تھا کہ ان مخفی حکمتوں سے تمام حواریوں کو آگاہ کیا جائے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ایک صدی گزر جانے کے بعد بھی نئے عہد نامے کے مصنفوں کو ان باتوں کا علم نہیں ہو سکا۔ اسی لئے وہ مسیح کو صلیب سے اتار کے فوراً آسمان پر چڑھا دیتے ہیں۔ اور خاموش ہو جاتے ہیں۔

غرض شہر نائس کی مجلس میں ایک مکتبہ خیال کے مسیحیوں کو کلیسائی امور میں اقتدار حاصل ہو گیا۔ دوسرے حلقہ فکر کے زعماء کو ابھرنے کا موقعہ نہیں ملا۔

کتاب مقدس میں اصلاحات

اس کے بعد کلیساؤں میں اس قسم کی مجلسیں طلب کرنے کا ایک رواج سا ہو گیا۔ ہر مرتبہ پرانے اور نئے عہد نامے کے متعلق کچھ تازہ فیصلے ہوتے۔ کچھ کمی کی جاتی یا زیادتی۔ پھر اسی کو مستند نسخہ (ریوائزڈ ورشن) کیا جاتا۔ کتاب مقدس میں اصلاحات کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے حتی کہ بیسویں صدی میں بھی انگلستان و امریکہ کے آزاد خیال علماء کی طرف سے نئے اور پرانے عہد نامے کا ایک نیا نسخہ شائع کیا گیا ہے۔ اس میں منجملہ اور تصرفات کے ایک تصرف یہ بھی کیا گیا ہے کہ نئے عہد نامہ میں مسیح کے جی اٹھنے اور آسمان پر چلے جانے کے متعلق جو آیات ہیں وہ حذف کر دی گئی ہیں اور حاشیہ پر لکھ دیا گیا ہے کہ اصل یونانی کے متن میں یہ آیات نہیں ملتیں۔

یہ بات کتنی حیرت انگیز ہے کہ نئے عہد نامہ کی عمر دو ہزار برس کے لگ بھگ ہو گی۔ مگر ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آج جو ہر زبان میں اس کتاب کے ترجمے پائے جاتے ہیں۔ وہ اصل کے مطابق ہیں یا نہیں۔

اناجیل کے پرانے نسخے

کلیساؤں کی تحقیق کے مطابق اناجیل کی تدوین پہلی صدی عیسوی کے بعد ہی شروع ہو گئی مگر آج تک ان کو انجیلوں کے جو سب سے پرانے نسخے ملے ہیں وہ چوتھی صدی عیسوی کے ہیں۔ اور یہ سب یونانی زبان کے ہیں۔ حالانکہ ہمیں یہ معلوم ہے کہ مقدس متی نے اپنی انجیل عبرانی زبان میں لکھی تھی۔ اس طرح یہ طبعی بات ہے۔ کہ بہت سارے مسیحی بزرگوں نے اور بہت سی زبانوں میں آپ کی سیرت لکھی ہو گی۔ مگر یہ بھی کلیسا کی کوئی کرامت معلوم ہوتی ہے کہ چوتھی صدی تک ان کو انجیل کے جتنے نسخے ملے۔ سب یونانی زبان کے ہی ملے۔ عقل تو یہ کہتی ہے کہ اناجیل کے پرانے نسخے کم سے کم تین زبانوں میں ملنے چاہئیں۔ لاطینی۔ یونانی اور ارامی۔ عہد مسیح میں یہ تینوں زبانیں یروشلم میں بولی اور سمجھی جاتی تھیں۔ لاطینی سرکاری زبان تھی۔ یونانی علمی و ادبی اور ارامی عام بول چال کی۔ جناب مسیح کو جب تختہ صلیب پر چڑھایا گیا۔ تو ان پر جو الزام تھا وہ ان زبانوں میں لکھ کر لٹکایا گیا تھا۔ یعنی یہودیوں کا بادشاہ ان میں سے ارامی حضرت مسیح کی مادری زبان تھی۔ وہ اسی میں بات چیت کیا کرتے تھے عبرانی جس میں خدا نے موسےٰ سے کلام کیا تھا۔ عہد مسیح میں متروک ہو گئی تھی اور اس کی جگہ ارامی نے لے لی تھی۔ جو اس کی ایک بگڑی ہوئی شکل تھی۔

محکمہ احتساب

خدا گمان بد سے بچائے مگر یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ کلیسا کو انجیل کے جو نسخے صرف یونانی میں ملے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ کلیساؤں کے لئے دوسرے نسخوں کا وجود ناقابل برداشت ہو گیا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ آج تثلیث۔ الوہیت مسیح اور کفارہ کا مسئلہ جس شد و مد سے بیان کیا جاتا ہے اور اس کو جو فلسفیانہ رنگ دیا جاتا ہے۔ اناجیل اربعہ میں یہ چیز نہیں ملتی۔ ممکن ہے کہ دوسری اناجیل ایسی ہوں جن میں صاف طور پر ان عقائد ثلثہ کے خلاف باتیں ہوں اس لئے کلیسا نے انہیں محکمہ احتساب کے شکنجہ میں کسا اور ان کو منظر عام پر نہیں آنے دیا۔ آئے دن جو نئی نئی انجیلوں کا انکشاف ہو رہا ہے۔ اور بعض انجیل کسی کلیسا کے دفینہ سے بھی مل جاتی ہے۔ اس سے اس خیال کو تقویت ملتی ہے۔

انجیل کا اطلاق

اس جگہ یہ ملحوظ رہے کہ انجیل سے میری مراد حواریوں شاگردوں اور قدیم معلموں کی ہر وہ تحریر ہے جس میں جناب یسوع مسیح کے حالات زندگی۔ تعلیمات اور ملفوظات قلم بند کئے گئے ہیں اور ان کے ظہور کی بشارت دی گئی ہے انجیل ایک عبرانی لفظ ہے جس کے معنے بشارت و خوشخبری کے ہیں۔ مگر مسیحی اصطلاح میں حضرت مسیح سے متعلق خوشخبریوں کو انجیل بولتے ہیں۔

ولگٹ کا ترجمہ

ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کبھی انجیل کا اصل متن یعنی یونانی نسخہ ترجموں کی طرح منظر عام پر لایا گیا یا نہیں۔ اس وقت جو ہزاروں زبانوں میں ترجمے ملتے ہیں۔ وہ ولگٹ کا ترجمہ ہے یا کنگ جیمز کا۔ ولگٹ لاطینی کے عام ترجمہ کو بولتے ہیں۔ کیتھولک چرچ کے نزدیک یہی ترجمہ مستند ہے۔ یونانی متن کو چھوڑ کر لاطینی ترجمہ پر قناعت کرنے کی وجہ یہ ہوئی کہ ظہور اسلام کے بعد جب خلافت راشدہ کے عہد میں رومیوں کا مسلمانوں سے تصادم ہوا۔ تو مسیحیت روم وغیرہ سے سمٹ کر مغربی یورپ میں پناہ لینے پر مجبور ہوئی۔ ان ممالک کے پاس نئے عہد نامے کا لاطینی نسخے کے سوا اور کوئی نسخہ تھا ہی نہیں۔ یہ نسخہ مقدس جیروم کا نسخہ کہلاتا ہے۔

انہوں نے پانچویں صدی عیسوی میں جو کسی یونانی نسخے سے لاطینی میں ترجمہ کیا تھا مسلمانوں کا اقتدار پورے سات سو سال رہا۔ اتنے لمبے زمانے تک مغربی یورپ کی کلیسائیں یونانی کے اصل نسخے سے محروم رہیں۔ یہ تو مسیحیوں کو مسلمانوں کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ جب

ضروری اعلان

—— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ——

اللہ تعالےٰ کے فضل سے فضل عمر ہسپتال کے پرائیویٹ کمرے مکمل ہو گئے ہیں۔ یہ کمرے پرائیویٹ مریضوں کے لئے ہوں گے۔ جن سے حسب قواعد مناسب کرایہ وغیرہ لیا جایا کرے گا۔ امید ہے متمول احباب جو بڑے ہسپتالوں میں جا کر پرائیویٹ کمرے لے کر علاج کرواتے ہیں۔ اب فضل عمر ہسپتال میں داخل ہو کر علاج کروایا کریں گے۔ یہاں زچگی کے مریض بھی جو پرائیویٹ کمروں میں رہنا پسند کریں داخل ہو سکتے ہیں۔ ان کمروں کی سروس کے لئے ہسپتال کو ایک بیرے کی ضرورت ہے جو کھانا کھلانے وغیرہ کا کام اچھی طرح جانتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

نیز ایک باورچی کی ضرورت ہے جو مریضوں کا کھانا اچھی طرح پکا سکتا ہو اور کچھ انگریزی قسم کے کھانے پکانے بھی جانتا ہو۔ درخواستیں چیف میڈیکل آفیسر کے نام آنی چاہئیں۔

خاکسار: مرزا منور احمد

دولت عثمانیہ کے نامور تاجدار سلطان محمد فاتح نے قسطنطنیہ پر قبضہ کیا تو یونانی علماء وہاں سے بھاگ بھاگ کر مغربی یورپ جانے لگے۔ اور اس طرح ان ممالک کی کلیساؤں کو پھر یونانی انجیل کے نسخے دستیاب ہو گئے۔

کنگ جیمز کا ترجمہ

اس کے بعد جب یورپ کے بعض ممالک میں مذہبی اصلاحات کی تحریک چلی اور ایک طبقہ نے کلیسا کے پاپائی نظام کے خلاف خروج کیا تو اس نے ولگٹ کا ترجمہ مستند ماننے سے بھی انکار کیا۔ اور جیمز شاہ انگلستان کی نگرانی میں یونانی نسخے سے ترجمے کا کام شروع کیا گیا۔ ۱۶۱۱ء میں یہ ترجمہ مکمل ہوا اور انگلستان سے پوری کتاب مقدس کا یہ دوسرا مصدقہ نسخہ شائع ہوا۔ پروٹسٹنٹ فرقے کے نزدیک یہی ترجمہ مستند ہے۔

مسیحیوں کے باہمی اختلافات

کلیسا کے یہ دو بڑے فرقے یعنی کیتھولک اور پروٹسٹنٹ تو لاطینی اور یونانی ترجمے اور مسیح و مریمؑ کی پرستش کے مسائل میں اختلاف رکھتے ہیں لیکن مسیحیوں کے اور بہت سے چھوٹے چھوٹے فرقے ہیں جو انجیل کی بہت سی آیات کی کچھ اور تاویل کرتے ہیں جیسے "واچ ٹاور" والے کہتے ہیں کہ "مسیح کی آمد ثانی" یہ معنی رکھتی ہے کہ ان کا دوبارہ روحانی طور پر نزول ہوگا اور پھر وہ روحانی نزول کا یہ مطلب بتاتے ہیں کہ روئے زمین پر مسیحیت کی احیاء و تجدید کے لئے ایک تحریک چلائی جائے گی اور بہت سے لوگ اس کے ذریعہ مسیحؑ کے آستانے پر جبہ سائی کرنے لگیں گے اس طرح روح اور کلام کا ان کے دل پر نزول ہوگا۔

اسی طرح METHODIST CHURCH اور SEVENTH DAY ADVENTIST CHURCH والے بھی بہت سی آیات کی تعبیر و تعیین میں دوسرے مسیحیوں سے اختلاف کرتے ہیں۔

اناجیل کی اقسام

نئے عہدنامے میں جو اناجیل ہیں۔ مضمون و مواد کے اعتبار سے مسیحی علماء نے ان کو دو درجوں میں رکھا ہے۔ پہلے میں متی مرقس اور لوقا کی اناجیل ہیں۔ ان تینوں کی ترتیب واقعات اور اسلوب بیان ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہے۔ ان تینوں انجیلوں کو "اسنا پٹک" بولتے ہیں۔

دوسرے درجے میں انجیل یوحنا ہے اس کا طرز بیان اور اسلوب نگارش ان تینوں سے جدا ہے۔ اس میں کچھ واقعات بھی زائد ہیں جیسے مسیح کا یہ معجزہ کہ پانی کو شراب بنا دیا۔ اور کئی باتیں تینوں اناجیل سے مختلف بھی ہیں جیسے صلیب مسیح کا وقت۔ مرقس میں ہے کہ مسیح کو تیسرے گھنٹے صلیب دی گئی۔ لیکن یوحنا کی روایت ہے کہ مسیح چھٹے گھنٹے تک پیلاطوس کی عدالت میں ہی تھے۔ اسی طرح متی میں "مریم مگدلینی" کے متعلق ہے کہ وہ اتوار کو مسیح کی قبر پر آئی مگر یوحنا کا بیان ہے کہ وہ سنیچر کو آئی۔

یوحنا عارف

مقدس یوحنا حواریوں میں عارف و صوفی مانے گئے ہیں ان کی انجیل میں بھی تصوف کی چاشنی پائی جاتی ہے۔ عقیدۂ تثلیث کے ثبوت میں اسی انجیل کی ایک آیت پیش کی جاتی ہے۔ اور اس کا جو آخری جملہ ہے وہ ہر پڑھنے والے کو حیرت زدہ بنا ڈالتا ہے یعنی یہ کہ

اور بھی بہت سے کام ہیں جو
یسوع نے کئے اگر وہ جدا جدا
لکھے جاتے تو میں سمجھتا ہوں
کہ جو کتابیں لکھی جائیں ان
کے لئے دنیا میں گنجائش نہ
ہوتی۔

اس انجیل میں اس قسم کا جو قول پایا جاتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ مقدس یوحنا ایک صوفی آدمی تھے اور صوفی کسی مذہب کا ہو اس کا ایک خاص مزاج ہوتا ہے۔ وہ ترغیب و ترہیب اور فضائل و مناقب کے باب میں موضوع روایات سے کام لینا جائز سمجھتے ہیں۔ کئی اسلامی صوفیا نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ امام غزالیؒ کی احیاء علوم الدین میں بھی اس قسم کی بے شمار احادیث پائی جاتی ہیں۔

نئے عہدنامے کی اور تحریریں

نئے عہدنامے میں مقدس لوقا و یوحنا کی دو اور تحریریں ہیں۔ ایک تو ہے "رسولوں کے اعمال" اگرچہ اس میں مصنف کا نام نہیں۔ مگر یہ تحریر مقدس لوقا ہی کی معلوم ہوتی ہے اس کے مخاطب بھی وہی رومی سردار "تھیوفلس" ہے جس کو انجیل لوقا میں مخاطب کیا گیا ہے۔ یہ اصل میں مسیحی مشنروں پطرس برنباس اور پولوس کی کارگزاریوں کی رپورٹ ہے۔

دوسری تحریر مقدس یوحنا کی ہے یعنی مکاشفات یوحنا۔ درحقیقت یہ ایک گشتی چٹھی ہے جو کلیساؤں کے نزدیک بھیجی گئی تھی۔ جماعت احمدیہ کے علماء نے اس کے باب ۱۰ آیت ۲ سے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن کریم کی سورہ فاتحہ پر بھی استدلال کیا ہے۔

اس کے علاوہ نئے عہدنامے میں حواریوں اور غیر حواریوں کے اور بہت سے خطوط ہیں جو عبرانیوں۔ کرنتھیوں اور گلتیوں وغیرہ کے نام بھیجے گئے ہیں۔

پرانا عہدنامہ

مسیحیت کے ایک محقق کو نئے عہدنامے کے بعد "پرانے عہدنامے" کی تاریخ و الہامی حیثیت کا بھی مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔ اس کی الہامی حیثیت تو اس کی بے شمار اندرونی شہادتوں سے مجروح ہو جاتی ہے۔ اس کا طالب علم سرسری مطالعہ کے بعد ہی یہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور ہوتا ہے کہ یہ الہامی نہیں بلکہ ایک تاریخی کتاب ہے۔ آج ہمارے سامنے یہ کتابیں جس ترتیب سے موجود ہیں انہیں پڑھ کر یہی اثر مترتب ہوتا ہے کہ یہ یہودیوں کے مختلف ادوار کی تاریخ ہے۔ البتہ اس میں سیاست مدنی۔ جنسی تعلقات اور بقائے نسل کے متعلق کچھ ایسی باتیں بھی ہیں جو سخت ناپسندیدہ و قابل اعتراض ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ وید کی طرح پرانے عہدنامے کی تصنیف بھی وقفہ وقفہ کے بعد ہوئی ہے۔ بیسیوں علماء نے اس کی تدوین میں حصہ لیا ہے اور صدیوں تک یہ سلسلہ جاری رہا ہے۔ اس عہدنامے سے شراب نوشی اور "نیوگ" کے رواج کا بھی پتہ لگتا ہے۔ غیر محدود کثرت زوجگی ایک عام بات تھی۔ اور بھی بیسیوں اندرونی شہادتیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا زمانۂ تصنیف صدیوں تک پھیلا ہوا ہے۔ اس اثناء میں قوم یہود بہت سے نشیب و فراز سے گزری۔ اور سماج میں بہت سی نئی نئی ضرورتوں اور خیالات نے جنم لیا۔

یہ ایک سوال ہے کہ "پرانا عہدنامہ" مکمل ہے یا نہیں؟ عموماً محققوں کا رجحان اس طرف ہے کہ یہ کتاب نامکمل ہے اس کے اور کئی حصے ہیں جو APOCALYPTIC LITERATURE یعنی مخفی کتب کہلاتی ہیں یہ دس کتابوں پر مشتمل ہے لیکن آج کل پرانے عہدنامے میں یہ اجزاء شامل نہیں۔

کتاب مقدس کا سرسری تعارف کرانے کے بعد اب میں ضروری سمجھتا ہوں کہ مسیحیت کے چند مخصوص عقائد پر کچھ روشنی ڈالوں۔

تثلیث

مسیحیت کے بنیادی عقائد میں تثلیث کو اولیت کا درجہ حاصل ہے یعنی باپ، بیٹا اور روح القدس کا اجتماع۔ جس طرح توحید اسلام کا شعار ہے اسی طرح آج تثلیث مسیحیت کا شعار سمجھی جاتی ہے۔ اگر اس عقیدے کی سیدھے سادے الفاظ میں تشریح کی جائے تو یہ بڑا مبارک عقیدہ ہے اور ہر مذہب و ملت میں اس کے آثار پائے جاتے ہیں۔

اس عقیدے کی تشریح یوں ہونی چاہیئے کہ خدا اور بندے کے درمیان اطاعت اور محبت کے معاملہ میں باپ اور بیٹے جیسا تعلق پایا جاتا ہے۔ پھر یہ تعلق روح القدس کے ذریعہ استوار ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی تشریح ہے جس سے لفظ تثلیث ایک حسین و معنی خیز لفظ بن جاتا ہے اس سے تعلق باللہ کی حقیقت بھی سمجھ میں آجاتی ہے۔

تثلیث کی یہ شرح قرآن مجید کے نزدیک بھی درست ہے۔ قرآن پاک نے بھی خدا کو باپ کا مقام دیا ہے وہ کہتا ہے

فاذکروا اللہ کذکرکم
اباءکم او اشد ذکرا
تم اللہ کو اسی طرح یاد کرو
جس طرح اپنے باپ کو یاد
کرتے ہو یا اس سے بھی
زیادہ۔

اور یہ تو عربی کا مشہور مقولہ ہے الخلق عیال اللہ یعنی مخلوق خدا کا کنبہ ہے خواجہ الطاف حسین حالی بھی کہتے ہیں کہ

کہ مخلوق ساری ہے کنبہ خدا کا

لیکن افسوس کہ مسیحی علماء نے تثلیث کی تعریف میں یہ سیدھی سادی سی راہ اختیار نہیں کی اور اس کی تعریف میں باپ۔ کلام اور روح القدس کا ایک ایسا تصور پیش کیا۔ جس سے یہ عقیدہ ایک معمہ سا بن گیا۔ اناجیل ثلاثہ یعنی متی۔ مرقس اور لوقا میں اس عقیدے کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ اس کے علاوہ نئے عہدنامے میں کئی ایسے خطوط اور مسیحی بزرگوں کے کئی ایسے اقوال و ملفوظات موجود ہیں۔ جو عقیدہ تثلیث کے خلاف ہیں۔ ان میں خدا کو واحد و یگانہ صورت میں پیش کیا گیا ہے کہتے ہیں کہ اس عقیدے کی بنیاد نئے عہدنامے کی اس عبارت پر ہے کہ

تین ہیں جو آسمان پر گواہی
دیتے ہیں۔ یعنی باپ۔ کلام
اور روح القدس۔

وہ لوگ جو موحد ہیں جب اس جملہ پر غور کرتے ہیں تو ان کا ذہن فوراً اس طرف منتقل ہوتا ہے کہ اس میں ایک ہستی کی تین ایسی صفات بیان کی گئی ہیں جو مقدس یوحنا کے نزدیک زیادہ پسندیدہ تھیں۔ اسی طرح خدا کی اور بہت سی صفات ہیں۔ ہر مکتبۂ فکر کا معلم اپنے اپنے مذاق اور ضرورت کے مطابق ان میں سے چند صفات پر زیادہ زور دیتا ہے جیسے ہندو پیدا کرنے۔ پرورش کرنے اور

(باقی ص پر)

قسط نمبر ۶

تحریک پچیس ۲۵ لاکھ روپے سالانہ

مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ

باوجود اس کے کہ متواتر کئی سال سے جماعت کو توجہ دلائی جا رہی ہے کہ اسے اپنی آمد کا بجٹ پچیس لاکھ تک پہنچانا چاہیئے۔ ابھی تک ہماری جماعت نے اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی اور اگرچہ اس عرصہ میں صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کی وصولی میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ لیکن پھر بھی ابھی تک ان چندوں کی وصولی پچیس لاکھ روپیہ سے بقدر آٹھ لاکھ روپے کم ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام "بنام نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء" میں اس کمی کے اسباب بیان فرما کر اس کا معین اور مؤثر علاج تجویز فرمایا تھا لیکن بعض جماعتوں کی طرف سے آمدہ اطلاعات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے عہدیداروں نے صحیح طور پر اس پیغام کو نہیں سمجھا۔ اس لئے خاکسار حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات سے ہی اس پیغام کی تشریح اور توضیح پیش کر رہا ہے تا تمام جماعتیں حضور کے منشاء مبارک کو اچھی طرح سمجھ کر اس تحریک کو کامیاب کرنے کے لئے اپنی جدوجہد کو انتہا تک پہنچا دیں۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ہماری محنت اور کوشش کو قبول کر کے ہمیں منزل مقصود پر پہنچا دے۔

۲۔ اس مضمون کی پچھلی قسط میں خاکسار نے اس بارہ میں مقامی عہدہ داروں کی ذمہ داری کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک ارشاد پیش کیا تھا۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ اگر نادہندوں کو مقامی جماعتوں کے بجٹوں میں شامل نہ کیا جائے۔ جیسا کہ مقامی جماعتوں کے بعض عہدہ داروں کی طرف سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ "تو یہ چیز قوم کے لئے خودکشی کے مترادف ہوگی" پس جب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ ہدایت فرمائی تھی کہ

"میں تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے"

تو ظاہر ہے کہ اس ذمہ داری کے دوسرے پہلو کے علاوہ حضور کا منشاء مبارک یہ ہے۔ کہ مقامی جماعتیں نادہندوں کو اپنے بجٹوں میں شامل رکھیں۔ کیونکہ اگر انہیں یہ اجازت ہو کہ نادہندوں کے نام اپنے بجٹوں سے کاٹ دیں یا انہیں اپنے بجٹوں میں شامل ہی نہ کریں تو پھر ان نادہندوں کے متعلق مقامی عہدیداروں کی کوئی ذمہ داری باقی نہیں رہتی۔ جیسے سمجھنے کی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز انہیں تلقین فرماتے۔

۳۔ اب نادہندوں کو اپنے بجٹوں میں شامل کر کے مقامی عہدہ داروں پر جو ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ اس کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:-

"یہ فیصلہ ہے جس سے میں جماعتوں کو ان کے نمائندوں کے ذریعہ آگاہ کرتا ہوں۔ جو یہاں آئے ہوئے ہیں تا کہ سمجھا سمجھا کہ ہم نے دیکھ لیا ہے۔ ان نمائندوں کا فرض ہے کہ یا تو وہ کوئی ایسا طریق اختیار کریں کہ کوئی احمدی کہلا کر نادہند نہ رہے یا پھر وہ طریق اختیار کریں جو میں نے بتایا ہے کہ نادہندوں کی مرکز میں اطلاع دیں۔ اگر انہوں نے اس نقص کو دور نہ کیا تو ان سے بازپرس ہوگی"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء)

۴۔ مرکز میں اطلاع دینے سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی یہ مراد نہیں۔ جیسا کہ بعض عہدیداروں نے سمجھ رکھا ہے کہ جب بھی کسی شخص سے چندہ وصول نہ ہو سکے تو متعلقہ مقامی عہدیدار نظارت بیت المال کو لکھ دیں کہ فلاں شخص سے ہم چندہ وصول نہیں کر سکے آگے تم جانو اور تمہارا کام۔ نہیں بلکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا واضح اور غیر مبہم ارشاد یہ ہے کہ:-

"ایسے کیسوں میں جماعتہائے متعلقہ کو ہدایت کر دی جائے کہ وہ اس قسم کے نادہندگان کے متعلق نظارت امور عامہ میں رپورٹ کریں تا ان کو جماعت سے خارج کیا جائے"

نیز فرمایا:-

"جب تک ایسے لوگوں کو باقاعدہ طور پر نظارت امور عامہ کی معرفت جماعت سے خارج نہ کر دیا جائے تب تک وہ جماعت کے ممبر سمجھے جائیں گے اور ان سے چندہ کی وصولی کا مطالبہ نظارت بیت المال کی طرف سے قائم رہے گا"

(ریزولیوشن نمبر ۱۰۹ مجلس معتمدین مورخہ ۷ مارچ ۱۹۳۹ء)

اس بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے بہت سے ارشادات موجود ہیں۔ جن میں سے بعض ارشادات اس مضمون کی آئندہ قسطوں میں پیش کئے جائیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

ان کے علاوہ بھی اگر کسی عہدہ دار کو یہ خواہش ہو کہ مزید ارشادات کا مطالعہ کرے تو نظارت بیت المال کو لکھ کر ان ارشادات کے حوالہ جات یا نقول یا نقول حاصل کی جا سکتی ہیں۔

والسلام

اذکروا موتٰکم بالخیر

مکرم محمد حسین صاحب مرحوم آف لاہور

مکرم محمد حسین صاحب مرحوم جن کا آبائی وطن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ تھا تقریباً پچاس سال سے لاہور شہر میں مقیم تھے۔ لمبا عرصہ جماعت احمدیہ دہلی گیٹ کے مختلف عہدوں پر فائز رہ کر نہایت جانفشانی سے کام کیا۔ اب چند ماہ ہوئے فوت ہو گئے ہیں اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہو کر ابدی زندگی پائی ہے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ سب سے نمایاں خوبی یہ تھی کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا تعارف لوگوں کو بہت عمدگی سے کراتے تھے۔ گفتگو نہایت عام فہم دلنشین اور سادہ مگر بڑی مؤثر ہوتی تھی۔ دور افتادہ دوستوں۔ اقرباء کو پنجابی تبلیغی نظمیں سنانے کا خاص شوق تھا۔ آپ صاحب کشوف اور رؤیا بھی تھے۔ اکثر رؤیا صادقہ کے ظہور پذیر ہونے پر بچوں اور غرباء میں شیرینی تقسیم فرماتے۔ ان کا اپنی زندگی میں بڑا کارنامہ یہ ہے کہ ان کے ذریعے بہت سے اصحاب احمدی ہوئے وہ بچوں کو کثرت سے قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے اس کی برکت سے بہت سے غیر احمدی بچے تعلیم قرآن مجید سے آراستہ ہوئے۔ ان کے ذریعے احمدی ہونے والے دوستوں میں سے مکرم حافظ عبدالکریم صاحب فضل مالک فضل ریڈیو ہال روڈ لاہور قابل ذکر ہیں جو کہ بمعہ اہل و عیال اس پاک بزرگ کے ذریعہ احمدی ہوئے اور اب سلسلہ کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ مرحوم کی نیکی پاکیزگی جوش تبلیغ اور ملنساری کو یاد کر کے اکثر احباب جماعت و غیر از جماعت اصحاب ان کے وجود کو نمونہ کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مرحوم مغفور کو جنت فردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار رحمت اللہ سابق سیکرٹری مال حلقہ دہلی گیٹ لاہور حال کارکن وکالت مال)

انصاراللہ

"خدا تعالےٰ کا مظہر" کیونکر بن سکتے ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"جب کوئی شخص ایک منٹ کے لئے بھی اپنے فوائد کو نظر انداز کر کے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے خیال سے کوئی کام کرتا ہے اس ایک منٹ کے لئے وہ خدا تعالےٰ کا مظہر بن جاتا ہے کیونکہ خدا ہی ہے جو اپنے فائدہ کے لئے کام نہیں کرتا بلکہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے تمام کام کرتا ہے"

(فوائد ایثار) (الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۳۸ء)

پاکستان میں مختلف مقامات پر جماعتہائے احمدیہ کے زیر اہتمام

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

چنیوٹ

جماعت احمدیہ چنیوٹ کے زیر اہتمام مرکز سلسلہ کی زیر ہدایات مسجد احمدیہ چنیوٹ میں مورخہ ۳ راگست بروز ہفتہ بعد نماز عصر ایک شاندار جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم و محترم جناب صوفی غلام محمد صاحب نائب ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے فرمائی۔ آپ نے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے حاضرین کو تلقین فرمائی کہ ہم سب کا فرض ہے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنائیں اور آج کی مختلف تقاریر کو غور سے سننے کے بعد ان پر عمل پیرا ہوں۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی مبارک احمد صاحب محترم ماسٹر نور الٰہی صاحب جنجوعہ اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ مغربی افریقہ نے رسول کریمؐ کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی مکرم مولوی مبارک احمد صاحب نے صحابہ کرام کے ساتھ رسول کریمؐ کا سلوک۔ ماسٹر نور الٰہی صاحب جنجوعہ نے حضور کے فیضان اور اللہ تعالیٰ کے ان تمام انعامات کو جو انبیاء بنی اسرائیل کو ملے۔ حضرت رسول عربیؐ کی کامل اطاعت کے صلہ میں امت محمدیہ کو اللہ تعالےٰ نے عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں جنگ احد کا بھی ذکر کیا۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کا منظوم سلام۔ بحضور خیر الانام مکرم صفی الدین صاحب متعلم ربوہ نے خوش الحانی سے پڑھا۔

اس جلسہ کی دوسری نشست بعد نماز مغرب ہوئی۔ مکرم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے رسول کریم صلعم کا اپنے شدید دشمنوں سے حسن سلوک کا تاریخی واقعہ پیش کیا۔ اور ثابت کیا کہ کوئی مذہب بھی اتنی رواداری کی مثال پیش نہیں کر سکتا۔ جیسی کہ حضور نے فتح مکہ کے موقع پر اپنے جانی دشمنوں کو معاف کر کے پیش کی۔ مکرم مولانا قمر الدین صاحب فاضل انسپکٹر اصلاح و ارشاد نے حضور اکرمؐ کی مختلف صفات پر روشنی ڈالی۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنیوٹ)

پاکپٹن

جماعت احمدیہ پاک پٹن کا جلسہ سیرت النبی مورخہ ۳/۸/۶۳ کو بعد از نماز مغرب مسجد احمدیہ پاک پٹن کے صحن میں منعقد ہوا۔ الحاج غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ جو نہایت دلچسپی سے سنی گئی۔ جلسہ میں کافی حاضری تھی۔ مسجد کے کنگرے پر چراغاں بھی کیا گیا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

حافظ آباد

مورخہ ۳/۸/۶۳ بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ حافظ آباد میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر جلسہ ہوا۔ جس میں احباب جماعت اور مستورات کے علاوہ غیر از جماعت نے بھی شرکت کی۔ لاؤڈ سپیکر پانی اور پردہ کا انتظام تھا ۱۲ بجے رات جلسہ نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ محمد حبیب اللہ صاحب بنگالی۔ صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید۔ سید عزیز احمد صاحب مربی سلسلہ۔ ملک لال خان صاحب اور صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے ربوہ نے علی الترتیب سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ)

ننکانہ صاحب

مورخہ ۳/۸/۶۳ بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ ننکانہ کا جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم ماسٹر سعید احمد صاحب کو کب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ اس اجلاس میں خیر الدین صاحب۔ ماسٹر اللہ داد صاحب۔ محمد سلیم صاحب مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب کی تقاریر نہایت پسند کی گئیں۔ خاکسار نے بھی رحمۃ العالمین کے موضوع پر مدلل تقریر کی۔ عزیزم نعیم احمد صاحب نے ایک نظم نہایت خوش الحانی سے سنائی۔ آخر میں خاکسار نے سلام بحضور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب پڑھا۔ اور دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔ اجلاس میں مستورات نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ننکانہ صاحب)

لائلپور

مورخہ ۳/۸/۶۳ کو بعد نماز مغرب جلسہ سیرت النبیؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیر صدارت نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مربی سلسلہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک سیرت پر تقریر کی۔ جو بہت پسند کی گئی۔ ڈیڑھ گھنٹہ تقریر ہوئی۔ آپ کے بعد قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل جو اتفاقیہ کراچی سے تشریف لائے تھے۔ سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریر کی۔ تقریر برجستہ عام فہم اور موقعہ و محل کے لحاظ سے پرجوش ہوئی تھی۔ سامعین نے بہت پسند کی۔ آخر جلسہ بعد دعا ختم ہوا۔

نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور

میرپور آزاد کشمیر

مورخہ ۳/۸/۶۳ کو بعد نماز مغرب بعد نماز مغرب بر مکان ڈاکٹر کیپٹن محمد دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میرپور جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد ایک خادم اور دو بچوں نے آنحضرتؐ کی شان میں نظمیں پڑھیں اور قریشی محمد حنیف صاحب قمر علوی۔ ڈاکٹر کیپٹن محمد دین صاحب مکرم منیر الدین احمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کر کے آپ کا اسوۂ حسنہ حاضرین سامعین پر ظاہر کیا غیر از جماعت احباب بھی تشریف لائے۔ جلسہ بعد دعا بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ میرپور)

سیالکوٹ

۳ راگست ۱۹۶۳ء بعد نماز مغرب سیرۃ النبیؐ کا جلسہ مسجد احمدیہ کبوتراں والی میں منعقد ہوا۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر مکرم سید سمیع اللہ شاہ صاحب۔ مکرم سید امجد علی شاہ صاحب اور مکرم ارشد علی شاہ صاحب ایڈووکیٹ نے تقاریر کیں۔ یہ جلسہ ہر رنگ میں کامیاب رہا۔ شام کے وقت شہر سیالکوٹ کی چھ مساجد میں چراغاں کیا گیا۔

(قاسم الدین سیالکوٹ)

بہاولنگر

مورخہ ۳/۸/۶۳ بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ بہاولنگر کا سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جناب قریشی افتخار علی صاحب سپرنٹنڈنٹ انجنیئر نے فرمائی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید و نظم سے ہوا۔ اس کے بعد شیخ اقبال صاحب مولوی فاضل نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ پر اور جناب رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع نے رسول کریم صلعم کے عورتوں پر احسانات پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد جناب صدر صاحب نے سورہ کوثر پر تقریر فرمائی۔ پھر ایک چھوٹی بچی قدسیہ ناہید نے نعت پڑھی۔ جلسے میں مستورات بھی شریک ہوئیں۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا

(سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاولنگر)

فورٹ عباس

مورخہ ۳ راگست کو فورٹ عباس میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر برکت علی صاحب۔ مکرم چوہدری غلام محمد تقی نمبردار چک ۱۶۹/۷۸ مکرم مولوی رشید احمد صاحب طارق معلم وقف جدید نے سیرۃ نبوی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

(برکت علی فورٹ عباس
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ)

درخواست دعا

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے آٹھ سکاؤٹ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی قیادت میں سکاؤٹ کیمپ میں شرکت کرنے کے لئے کوئٹہ گئے ہیں۔ مکرم حامد اقبال صاحب بی ایس سی بی ایڈ انچارج سکاؤٹنگ بھی ساتھ گئے ہیں۔ بخیرو عافیت اور کامیاب مراجعت کے لئے درخواست دعا ہے۔

اطفال الاحمدیہ اور شجرکاری

اراکین اطفال الاحمدیہ کو یہ معلوم ہے کہ ان کے امتحان ہلالِ اطفال کے نصاب میں ایک پودا لگانا بھی شامل ہے۔ یہ موسم پودے لگانے کے لئے بڑا موزوں ہے۔ تمام اراکین کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہاں کم از کم ایک ایک درخت ضرور لگائیں اور پھر اسکی مناسب نگہداشت بھی کرتے رہیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

• لاہور ۹ اگست۔ کل صوبائی اسمبلی کے آٹھ ضمنی انتخابات کے لئے امیدواروں نے کاغذات نامزدگی داخل کئے۔ مردان کی نشست کے لئے دس کاغذات داخل کئے گئے۔ یہ نشست سپریم کورٹ کے فیصلہ کے نتیجہ میں صوبائی وزیر خان پیر محمد خاں کی رکنیت ختم ہونے کے نتیجہ میں خالی ہوئی تھی۔

• نیویارک ۹ اگست اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ ماسکو میں ایٹمی تجربات پر جزوی پابندی کے معاہدہ کی تقریبات میں شرکت کے بعد گزشتہ روز یہاں پہنچ گئے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ تینوں بڑی طاقتوں کی طرف سے عدم جارحیت کا اعلان امن عالم کے امکانات کی تقویت کا موجب ہوگا۔

ہوائی اڈہ پر ایک بیان میں آپ نے محدود معاہدہ پر رضامندی کو ایک "عظیم ابتدائی اقدام" اور "بہتر بین الاقوامی تعلقات کے نئے دور کا آغاز" قرار دیا۔

• واشنگٹن ۹ اگست مسز کینیڈی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ یہ ان کا تیسرا بچہ ہے۔

• نئی دہلی ۹ اگست۔ اخبار ٹائمز آف انڈیا نے لکھا ہے کہ امریکی سفیر مسٹر چیسٹر باؤلز اور برطانوی ہائی کمشنر سر پال گور بوتھ نے بھارت کے فارن سیکرٹری مسٹر جے ڈیسائی سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے تیسرے فریق کی ثالثی سے متعلق نئی تجاویز کے بارے میں تھی۔ امریکی سفارت خانہ یا برطانوی ہائی کمیشن اس مرحلہ پر ان نئی تجاویز کے بارے میں کچھ بتانے کو تیار نہیں۔

• ۹ اگست ایک سرکاری اعلان کے مطابق دریائے راوی ستلج اور جہلم کا بہاؤ معمول کے مطابق ہے۔ چناب میں خانکی کے مقام پر ہلکا سیلاب ہے اور اس کی سطح بلند ہو رہی ہے۔ دریائے سندھ میں کوٹ مٹھن کے مقام پر درمیانہ درجہ کا سیلاب ہے۔ اور اٹک اور کالا باغ کے مقام پر ہلکا سیلاب ہے۔

• کوئٹہ ۹ اگست معلوم ہوا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کا تعلیم اور تحقیق کا انسٹی ٹیوٹ اردو میں مختلف موضوعات پر نصابی کتابوں کا ایک سلسلہ ترتیب دے رہا ہے جس کو مستقبل قریب میں مغربی پاکستان کے پرائمری مڈل اور ہائی سکولوں میں رائج کیا جائے گا۔ اور تعلیمی کمیشن کی سفارشات کے مطابق اردو کو تدریجی طور پر مغربی پاکستان کے سکولوں کی پرائمری مڈل اور ہائی جماعتوں میں ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے رائج کیا جائے گا۔

• یوم آزادی منانے کے لئے رنگا رنگ پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ راولپنڈی میں ۳۱ توپوں کی سلامی سے یوم آزادی کی تقریبات کا آغاز ہوگا۔ سرکاری اور نجی عمارات پر قومی پرچم لہرایا جائے گا۔ اس دن سارے پاکستان میں عام تعطیل ہوگی۔

• ۹ اگست۔ سرخ پوش خان عبد الغفار خان کی حالت کافی بہتر ہو گئی ہے۔ انہیں گزشتہ منگل کے روز نشتر میڈیکل کالج میں داخل کیا گیا تھا۔

• لائل پور ۹ اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لائل پور نے سید سرفراز حسین سٹی مجسٹریٹ کو جھنگ بازار کی شاہی مسجد اور جامع رضویہ کا ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا ہے۔

• سکھر ۹ اگست صوبائی وزیر جناب در محمد اوستو نے کہا ہے کہ صدارتی طرز حکومت پاکستان کی ضروریات کے عین مطابق ہے اور ملک کا مفاد اسی میں ہے کہ اس نظام پر سختی سے عمل کیا جائے۔

• کولمبو۔ بھارت کے خلاف لنکا اور چین کے درمیان دفاعی معاہدہ پر دستخط ہو گئے جس کے مطابق بھارت اور چین کے درمیان جنگ چھڑنے کی صورت میں چین لنکا میں فوجی اڈے قائم کر سکے گا اور یہاں اس کا بحری بیڑا قیام کر سکے گا سمجھوتے کے مطابق معاہدے سے علیحدہ ہونے کے لئے چھ مہینے کی پیشگی اطلاع دینا لازمی ہوگی۔ دریں اثناء بھارت کے سیاسی حلقوں میں معاہدہ پر سخت تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

• نئی دہلی۔ معلوم ہوا ہے کہ روس نے بھارت سے کثیر مقدار میں اشیائے صرف خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان اشیاء میں اونی کپڑے رومال اور بنی بنائی قمیصیں شامل ہیں۔ اس سے پہلے روس بھارت سے سگریٹ۔ ریزر بلیڈ اور جوتے خریدنے کا معاہدہ کر چکا ہے۔

• واشنگٹن۔ دنیا کے پچاس ملکوں نے یقین دلایا ہے کہ وہ ایٹمی تجربات کے امتناع کے معاہدہ پر دستخط کریں گے۔ چھتیس ملک پہلے ہی واضح طور پر اعلان کر چکے ہیں کہ وہ اس معاہدہ پر دستخط کریں گے جس کے ذریعہ فضا بیرونی خلا اور پانی کے نیچے ایٹمی تجربات بند کر دئے جائیں گے۔ امریکی سرکاری افسروں نے کہا ہے کہ مزید چودہ ملکوں نے اس ارادہ کا اظہار کیا ہے کہ وہ بھی اس دستاویز پر دستخط کریں گے۔ ان ملکوں کا دستخط کرنے کا ارادہ ابھی خفیہ ہے۔

• واشنگٹن۔ فرانس کے صدر چارلس ڈیگال نے ایٹمی میدان میں امریکہ کی امداد کی پیشکش مسترد کر دی۔ انہوں نے صدر کینیڈی کے نام ایک خط میں کہا ہے کہ وہ ماسکو میں برطانیہ امریکہ اور روس کے درمیان ایٹمی تجربات پر پابندی کے سمجھوتے پر دستخط نہیں کریں گے صدر کینیڈی نے صدر ڈیگال کو پیشکش کی تھی کہ اگر وہ سمجھوتے پر دستخط کر دیں تو امریکہ انہیں ایٹمی میدان میں ہر قسم کی امداد دینے کو تیار ہے۔ لیکن صدر ڈیگال نے اسے مسترد کر دیا اور کہا کہ انہیں امریکی امداد کے ساتھ کوئی دلچسپی نہیں۔

• نئی دہلی — آسٹریلیا نے بھارت کو داؤ پیچ فوجی مشیر اور اسلحہ سازی کے ماہرین فراہم کرنے کی پیشکش کی ہے۔ اس کے علاوہ آسٹریلیا کے داؤ پیچ کے ماہرین کی ایک جماعت بھارت برطانیہ اور امریکہ کی جنگی مشقوں میں حصہ لے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ جنگی مشقیں اس سال نومبر یا اکتوبر میں شروع ہوں گی۔ اور مغربی طاقتوں کے فوجی افسر بھارتی فضائیہ کو جدید ترین جنگ لڑنے کی تربیت دیں گے۔

• نئی دہلی۔ چین چند ہفتوں تک صحرائے گوبی میں پہلے ایٹم بم کا تجربہ کرے گا۔ اس نے چار ایٹم بم تیار کر لئے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کی طاقت ان ایٹم بموں کے برابر ہے جو امریکہ نے دوسری جنگ عظیم کے دوران ہیروشیما اور ناگاساکی پر پھینکے تھے بھارتی اخبارات میں شائع ہونے والی اطلاعات کے مطابق بھارت کے عوام اور سیاسی حلقوں میں سخت خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ اور اندیشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ چین بھارت کے خلاف ایٹمی جنگ شروع کرنے کے لئے ایٹم بم تیار کر رہا ہے ان خبروں میں بتایا گیا ہے کہ صحرائے گوبی میں ان دنوں چین کے ممتاز ترین سیاستدان جمع ہیں جو صحراء کا سروے کر رہے ہیں سروے مکمل ہونے کے فوراً بعد پہلا ایٹم بم داغ دیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ چینی کمیونسٹ پارٹی کے صدر ماؤزے تنگ چین کی ایٹمی طاقت بڑھانے کی طرف خاص توجہ دے رہے ہیں صحرائے گوبی میں مجوزہ تجربے کی کامیابی کے بعد زیادہ تعداد میں ایٹم بم تیار کئے جائیں گے۔

• واشنگٹن — امریکہ کے وزیر دفاع مسٹر میکنامارا اور وفاقی جمہوریہ جرمنی کے وزیر دفاع کائی اووی وان ہیسل نے دونوں ملکوں کی مسلح افواج کے درمیان تعاون کی بنیاد کو توسیع دینے کے لئے سمجھوتوں پر دستخط کئے ہیں۔

• لندن — برطانیہ نے سلامتی کونسل کے اجلاس میں بتایا کہ وہ نسلی امتیاز کے سلسلے میں جنوبی افریقہ کے خلاف پابندیاں عائد کرنے کی کسی تجویز کی حمایت نہیں کرے گا۔ البتہ انہوں نے کہا کہ نسلی امتیاز کی پالیسی جنوبی افریقہ کو تباہ کر دے گی۔ برطانیہ کے مستقل نمائندے سر پیٹرک ڈین نے نسلی امتیاز کی پالیسی پر بحث کے دوران تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنوبی افریقہ کو ایسا اسلحہ ہرگز نہیں پہنچانا چاہئے جو اسے نسلی امتیاز کی پالیسی کو مضبوط بنانے میں مدد دے سکے۔

• امریکی نائب وزیر خارجہ الیورل ہیری مین نے اس بارہ میں شبہ ظاہر کیا ہے کہ وارسا پیکٹ کے ملکوں اور میثاق اوقیانوس (نیٹو) کے ممبر ملکوں کے درمیان عدم جارحیت کا رسمی سمجھوتہ ہو جائے گا۔ تاہم انہوں نے اس امکان کا اظہار کیا کہ دونوں فریقوں کی جانب سے بیک وقت اعلانات جاری کئے جائیں گے۔

لیڈر بقیہ صہ ۲

چاہتے ہیں۔ وہ دراصل مسلمانوں میں ایک نہایت شنیع فتنہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ذرا ذرا سے اختلافات پر بھی مسلم اور غیر مسلم کا سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جس طرح فریقین باہم اختلاف کر سکتے ہیں۔ اسی طرح یہ فیصلہ کرنا بھی مشکل ہے۔ کہ مشاورتی کونسل کا یا جمہور کا فیصلہ قرآن و سنت کے مطابق ہے۔ اس طرح فریقین میں سے کوئی ایک بھی مسلم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یقیناً اس طرح نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری کا سا معاملہ ہو جائے گا۔ اور ہر ایک یہ نعرہ لگانے کا مستحق ہوگا کہ

کافر عشقم مسلمانی مرا درکار نیست

پنڈت نہرو کی طرف سے مستعفی ہونے کی پیشکش بھارتی حکومت میں اہم تبدیلیوں کا امکان

وائس آف امریکہ سے سمجھوتہ اور مشترکہ جنگی مشقوں میں شرکت کے فیصلے نے عوام کی مخالفت کو انتہا تک پہنچا دیا

نئی دہلی ۱۰ اگست وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنے عہدے سے مستعفی ہونے کی پیشکش کی ہے توقع ہے کہ مستقبل قریب میں بھارتی حکومت میں اہم تبدیلیاں ظہور میں آئیں گی۔ مرکزی وزیر داخلہ لال بہادر شاستری اور مدراس کے وزیر اعلیٰ مسٹر کامراج نے بھی اپنے عہدوں سے مستعفی ہونے کی پیشکش کی ہے۔ تین اور مرکزی وزراء اور چار صوباتی وزرائے اعلیٰ کے بھی مستعفی ہونے کا امکان ہے۔

وزیراعظم پنڈت نہرو نے مستعفی ہونے کی پیشکش گذشتہ روز آل انڈیا کانگرس کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں کی۔ یہ اجلاس پنڈت نہرو کی قیامگاہ پر منعقد ہوا تھا۔ اور اس میں کانگرس کے چوٹی کے لیڈروں نے شرکت کی اس میں کانگرس ہائی کمان کی اس تجویز کی روشنی میں ملک کے موجودہ حالات پر تبادلہ خیالات کیا گیا کہ موجودہ حکومت بھارت کے وسیع تر مفاد کی خاطر مستعفی ہو جائے۔ مدراس کے وزیر اعلیٰ مسٹر کامراج نے یہ تجویز کی تھی کہ کچھ سینئر مرکزی اور صوبائی وزراء اپنے موجودہ عہدوں سے الگ ہو جائیں اور کانگرس کی تنظیم نو کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ مرکزی وزیر داخلہ مسٹر لال بہادر شاستری اور مدراس کے وزیر اعلیٰ مسٹر کامراج نے اپنے عہدوں سے الگ ہونے اور کانگرس کے گرتے ہوئے وقار اور مقبولیت کو بحال کرنے کے لئے کام کرنے کی پیشکش کی ہے۔

پنڈت نہرو کی جانب سے مستعفی ہونے کی پیشکش غلط پالیسیوں کے نتیجہ میں ان کی مقبولیت کے زوال کا نتیجہ ہے۔ یاد رہے کہ سوشلسٹ پارٹی نے پنڈت نہرو سے متعدد بار مطالبہ کیا ہے کہ وہ ملک کے مفاد کے پیش نظر مستعفی ہو جائیں گے۔ ان کے خلاف پارلیمان میں عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کے بارہ میں ایک نوٹس بھی دیا جا چکا ہے۔

اگرچہ پاکستان کی دوستی اور کشمیر کے مسئلہ کے بارہ میں پنڈت نہرو کی پالیسیوں کے خلاف ملک کے طول و عرض میں مخالفانہ مظاہرے کئے جاتے رہے ہیں۔ لیکن وائس آف امریکہ سے بھارتی حکومت کے معاہدہ اور امریکہ اور برطانیہ سے مل کر فضائی مشقوں کے سمجھوتہ کے خلاف بھارتی عوام کی مخالفت انتہاء کو پہنچ گئی ہے۔ اس صورت حال نے کانگرس ہائی کمان کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ موجودہ حکومت کے مستعفی ہونے کی تجویز پر غور کرے۔ نہرو حکومت کی غلط پالیسیوں کے نتیجہ میں خود کانگرس میں بھی زبردست انتشار پھیل چکا ہے۔ اور وہ کئی گروہوں میں بٹ گئی ہے۔

شام میں کرفیو ختم کر دیا گیا

دمشق ۱۰ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شام میں کرفیو ختم کر دیا گیا ہے۔ یہ کرفیو اس وقت نافذ کیا گیا تھا جب پچھلے مہینے حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کی گئی تھی۔

مجھے روسی پیشکش کا علم نہیں

کوئٹہ ۱۰ اگست۔ مرکزی وزیر خزانہ مسٹر شعیب نے آج یہاں پہنچکر کہا "مجھے مغربی پاکستان واپڈا کو ساڑھے چودہ کروڑ روپے کا قرضہ دینے کے متعلق کسی روسی پیشکش کا علم نہیں۔ میں نے صرف اخبارات میں یہ رپورٹ پڑھی ہے"

ایک سوال پر مسٹر شعیب نے کہا کہ اوزان کا اعشاری نظام رائج کرنے میں ابھی کچھ وقت لگے گا

روسی فوجی انسٹرکٹر بھارتی باشندوں کو میزائل استعمال کرنیکی ٹریننگ دینگے

نئی دہلی ۱۰ اگست۔ ماسکو سے موصول ہونے والی خبروں کے مطابق روس کی جانب سے بھارت کو زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائلوں کی سپلائی کے بارے میں مذاکرات کے بعد روسی انسٹرکٹر بھارتی باشندوں کو ان میزائلوں کے استعمال کی تربیت دیں گے۔

یاد رہے کہ گذشتہ موسم سرما میں روس نے میزائل سپلائی کرنے کی پیشکش کی تھی اور اس کی تفاصیل طے کرنے اور کچھ اور اسلحہ حاصل کرنے کے لئے کوئی تین ہفتہ قبل ایک بھارتی وفد ماسکو گیا تھا۔

بھارت میں ری ایکٹر نصب کرنے کے سمجھوتہ پر دستخط

واشنگٹن ۱۰ اگست امریکہ اور بھارت کے درمیان آج یہاں ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ جس کے تحت امریکہ بھارت کو ۳۸۰ میگاواٹ کا ایک ایٹمی ری ایکٹر دے گا جو تاراپور میں نصب کیا جائے گا۔

مزید چار سو مسلمان دنگ پور پہنچ گئے

ڈھاکہ ۱۰ اگست۔ آسام سے بالجبر نکالے ہوئے چار سو مزید مسلمان دنگ پور پہنچ گئے ہیں یہ مسلمان خالی ہاتھ پاکستان پہنچے ہیں اور بھارتی فوج اور پولیس کے مظالم کی لمبی داستانیں ساتھ لائے ہیں۔ دریائے برہم پتر کے دوسرے کنارے واقع دھوبری نامی شہر سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں پندرہ ہزار بھارتی فوج اس وقت قبرستان میں خیمے ڈالے پڑی ہے۔ اور وہ شہر کو مسلمانوں سے خالی کرانے میں مصروف ہے۔

شمالی بورنیو اور سنگاپور نے ملائیشیا کا قیام ملتوی کرنیکی تجویز مسترد کر دی

استصواب رائے کا کام چار ہفتوں میں مکمل ہو جائے گا

کوالالمپور ۱۰ اگست۔ شمالی بورنیو اور سنگاپور نے ملائیشیا کے قیام کو ملتوی کرنے کی تجویز مسترد کر دی۔ سنگاپور کے نامزد وزیر اعظم لی کوان یو اور شمالی بورنیو کے وزیر اعلےٰ نے ایک بیان میں کہا کہ وہ ہر صورت میں ۳۱ اگست کو ملائیشیا کا قیام چاہتے ہیں۔ انہوں نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان پر زور دیا ہے کہ وہ شمالی بورنیو اور سارواک میں استصواب رائے کا کام وقت مقررہ سے پہلے ختم کر لیں۔ مریرا انہوں نے وزیر اعظم ملایا تنکو عبدالرحمٰن کی اس تجویز سے اختلاف ظاہر کیا ہے کہ انڈونیشیا، ملایا اور فلپائن کے سربراہوں نے خواہش ظاہر کی تو ملائیشیا کا قیام چند دن کے لئے ملتوی کر دیا جائے گا۔ وزیر اعلےٰ شمالی بورنیو اور وزیر اعظم سنگاپور نے کہا ہے کہ امریکہ کے سیاسی حلقوں کے خیال کے مطابق اگر اس تجویز پر عملدرآمد کیا گیا تو وزیر اعظم ملایا کی توقع کے خلاف ملائیشیا کا قیام زیادہ دیر کے لئے معرض التواء میں پڑ جائے گا۔ وزیر اعلےٰ سٹیفنس نے شمالی بورنیو کی مجلس آئین ساز کے ارکان کو بتایا کہ حکومت ملائیشیا کے التواء کی تجویز کو ہرگز منظور نہیں کرے گی کیونکہ ملک میں عام انتخابات ہو چکے ہیں اور نئی حکومت بن چکی ہے اس لئے حکومت ۳۱ اگست تک ملائیشیا میں شامل ہو کر مکمل طور پر آزادی حاصل کرنا چاہتی ہے انہوں نے مزید کہا کہ اگرچہ استصواب رائے کے لئے اقوام متحدہ کے مبصروں کو شمالی بورنیو میں آنے کی اجازت دے دی گئی لیکن حکومت ان کی موجودگی کو پسند نہیں کرے گی۔

اخبارات پر پابندیوں کی کوئی تجویز زیر غور نہیں

کراچی ۱۰ اگست صوبائی وزیر اطلاعات جناب مسعود صادق نے پھر کہا ہے کہ صوبائی حکومت اخبارات پر پابندیاں عائد کرنے کی کسی تجویز پر غور نہیں کر رہی انہوں نے کہا کہ حکومت اخبارات پر پابندیاں لگانے کی حمایت میں نہیں ہے تاہم انہوں نے کہا کہ ملک کا مفاد ہر حالت میں مقدم رکھا جائے گا۔

(بقیہ صفحہ ۴)

مارنے کی صفات پر زیادہ زور دیتے ہیں اور ان کو تین ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔ برھما۔ لشن اور شو۔ سناتن دھرمی ہندوؤں کو خدا کی چار صفات زیادہ پسند آئیں اور انہوں نے ان کو آکاش۔ سورج چندرما اور پرتھوی کا نام دیا۔ یہ الفاظ صرف افہام وتفہیم کے لئے ہیں۔ در حقیقت وہ اس طرح ان کے معانی دلنشیں کرانا چاہتے تھے۔ مگر تاریخ مذاہب بتاتی ہے کہ اس طرح خدا کی ہر صفت کو ایک مادی نام سے تشبیہہ دینے کا انجام اچھا نہیں ہوا۔ کم عقل اور خام طبیعت لوگ اس طرح اجرام۔ عناصر اور بت پرستی کی طرف مائل ہو گئے۔ اور ایک خدا کی خدائی میں بہت سے چھوٹے چھوٹے خدا رائج کرنے لگے۔

مسیحی علماء نے بھی باپ۔ کلام اور روح القدس کو جو درحقیقت معانی ہیں۔ ایک وجود میں مشخص کر کے پیش کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا میں اس کی بھی پرستش شروع ہو گئی (باقی)

درخواستِ دعا

میرے عزیز دوست مکرم محمد صادق خان صاحب ایس ڈی او چنیوٹ چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خالد بھٹی مینیجر نیشنل بنک آف پاکستان چنیوٹ

احمد نگر میں اطفال الاحمدیہ کی تربیتی کلاس

مجلس اطفال الاحمدیہ احمد نگر کی تربیتی کلاس مورخہ ۱۳،۱۴ اگست بروز منگل بدھ منعقد ہو رہی ہے جس میں مختلف تربیتی تقاریر کے علاوہ اطفال کے مقابلہ جات بھی ہوں گے۔ جملہ مجالس حلقہ تحصیل چنیوٹ کے اطفال کو چاہیئے کہ وہ اس اجتماع میں شرکت کریں۔

باہر سے شامل ہونے والے اطفال کے کھانے کا انتظام مجلس مقامی کے ذمہ ہو گا البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

(مہتمم اطفال مرکزیہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴